Regd S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۱/

ہفتہ

۲۴ جمادی الاول ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۷ | ۳۰ صلح ۱۳۳۳ ہش ۔ ۳۰ جنوری ۱۹۵۴ء | نمبر ۲۳

مشرق وسطی کو شمالی اوقیانوس کے دفاعی ادارہ سے منسلک کر دیا جائے

ترکی کے صدر مسٹر جلال بایار کی تجویز

واشنگٹن ۲۹ جنوری۔ ترکی کے صدر مسٹر جلال بایار نے جو آجکل امریکہ کا دورہ کر رہے ہیں واشنگٹن میں بتایا کہ کمیونزم کا مقابلہ کرنے کے لئے مشرق وسطی کو شمالی اوقیانوس کے دفاعی ادارہ سے ملانا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشرق وسطی کے ممالک میں تیل بکثرت ملتا ہے اور ہر حملہ آور کی نظر اس طرف اٹھ سکتی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ علاقہ کسی دفاعی تنظیم میں شامل نہیں ہے۔ اس خلا کو پورا کرنا بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے کہا جو ملک اپنی آزادی برقرار رکھنا چاہے گا۔ وہ اس تنظیم میں شامل ہونے پر ضرور رضامند ہو جائے گا۔

صدر آئزن ہاور نے مسٹر جلال کو لیجن آف دی میرٹ کا اعزاز عطا کیا ہے جنگ کے بعد سے غیر ملکی شہریوں کے لئے امریکہ کا یہ سب سے بڑا اعزاز ہے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۲۶ جنوری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی طبیعت نزلہ اور کھانسی کی وجہ سے تاحال ناساز ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

وزراء خارجہ آئندہ ہفتے برلن میں خفیہ اجلاس منعقد کرنیکی روسی تجویز پر رضامند ہو گئے

یہ اجلاس ایک ایسی پانچ طاقتی کانفرنس کے امکان پر غور کریگا جس میں چین بھی شامل ہو

برلن ۲۹ جنوری۔ برلن میں چار بڑے وزراء خارجہ اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ اگلے ہفتے ایک خفیہ اجلاس منعقد کیا جائے۔ اس میں مسٹر مولوٹوف کی اس تجویز پر بحث کی جائیگی کہ چین سمیت پانچ طاقتوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ کل مسٹر مولوٹوف نے یہ تجویز پیش کی تھی۔ اور کہا تھا کہ عالمی کشیدگی دور کرنے کے لئے اس قسم کی کانفرنس منعقد کرنا بہت ضروری ہے۔ انہوں نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ اس قسم کی کوئی کمیٹی مقرر کی جائے گی یا نہیں

رات چار وزرائے خارجہ کا ایک اور اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر مولوٹوف نے یہ تجویز پیش کی کہ اس سال ایک عام عالمی کانفرنس منعقد کی جائے۔ جس میں عام ایٹمی ہتھیاروں اور دوسرے اسلحہ میں تخفیف کے بارہ میں بحث کی جائے۔ اس کانفرنس میں دنیا کے تمام ملکوں کو شریک کیا جائے۔ خواہ وہ اقوام متحدہ کے ممبر ہوں یا نہ ہوں۔ مسٹر مولوٹوف کی تقریر سے پہلے امریکہ کے وزیر خارجہ جان فاسٹر ڈلس نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مسٹر مولوٹوف نے چین سمیت پانچ بڑی طاقتوں کی کانفرنس منعقد کرنے پر جو زور دیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس اقوام متحدہ کی جگہ پانچ طاقتوں کی ایک کونسل قائم کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ یہ کونسل اقوام متحدہ کی جگہ اختیار کرے۔ اور اقوام متحدہ کا عالمی ادارہ بیکار ہو کر رہ جائے۔

مشرقی بنگال کے عام انتخابات میں مسلم لیگ کامیاب ہوگی

وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی کا بیان

کراچی ۲۹ جنوری۔ وزیر قانون مسٹر اے کے بروہی نے جو مشرقی بنگال سے کراچی واپس پہنچے ہیں کہا ہے کہ اگر مشرقی بنگال کے عام انتخابات میں مسلم لیگ کی مخالف جماعتیں سخت مقابلہ کریں گی لیکن اسکے باوجود مجھے مسلم لیگ کی کامیابی کا پورا یقین ہے۔ انہوں نے کہا مشرقی بنگال میں وزیر اعظم کا دورہ نہایت کامیاب رہا اور عوام کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ انہیں کیا کیا مسائل درپیش ہیں۔ انہوں نے کہا جوں جوں انتخابات نزدیک آتے جا رہے ہیں مختلف جماعتوں کے آپس کے اختلافات بھی منظر عام پر آتے جا رہے ہیں۔

مسٹر بروہی مشرقی پاکستان کے انتخابات کے لئے مرکزی پارلیمانی بورڈ کے اعزازی سیکرٹری بھی ہیں۔

ہم طاقت اور مضبوط دیکھنا نہیں چاہتا انہوں نے کہا کہ اگر ہندوستان کا دل صاف ہے تو وہ کشمیر میں آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کا انتظام کرائے۔

ہندوستان کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا کوئی اختیار نہیں

سرحد مسلم لیگ کے نائب صدر کا بیان

پشاور ۲۹ جنوری۔ سرحد مسلم لیگ کے نائب صدر مسٹر جلال الدین خاں نے کہا ہے کہ ہندوستان نے پاکستان کے لئے امریکی مجوزہ امداد پر جو واویلا شروع کیا ہے وہ سخت قابل اعتراض ہے۔ انہوں نے کہا ہندوستان کو پاکستان کے اندرونی معاملات میں دخل دینے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ مسٹر جلال الدین نے کہا کہ وزیر اعظم پاکستان کی یقین دہانی کے باوجود ہندوستان کے شور مچانے سے یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ وہ پاکستان کو مو

وفد کے اعزاز میں عصرانہ

کراچی ۲۹ جنوری۔ مکرم جناب چوہدری بشیر احمد صاحب نے اپنی کوٹھی واقع ۹ محمد علی جناح روڈ پر جماعت احمدیہ پاکستان کے اس وفد کے اعزاز میں عصرانہ دیا کہ جس نے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی قیادت میں ۲۷ جنوری کو ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد صاحب کی خدمت میں ولندیزی ترجمہ قرآن مجید کا ایک نسخہ بطور ہدیہ پیش کیا تھا۔ اس تقریب میں اراکین وفد کے علاوہ جماعت احمدیہ کراچی کے بہت سے احباب بھی شریک ہوئے۔ ان میں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب ملک عبد الرحمن صاحب شیخ رحمۃ اللہ صاحب میجر شمیم احمد صاحب اور میاں عبد الحق صاحب رامہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کی طرف سے ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد کی خدمت میں

ولندیزی ترجمہ قرآن مجید کا ایک نسخہ پیش کر دیا گیا

ہز ایکسی لنسی سے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی قیادت میں جماعت احمدیہ کے وفد کی ملاقات

کراچی ۲۷ جنوری ۱۹۵۴ء کو بدھ کے روز صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی قیادت میں جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ولندیزی ترجمہ قرآن مجید کا ایک نسخہ ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل پاکستان جناب غلام محمد کی خدمت میں پیش کیا۔ وفد صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے علاوہ مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے ایڈیٹر تفسیر القرآن انگریزی مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا اور مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ سلسلہ پر مشتمل تھا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ولندیزی ترجمہ قرآن مجید کا ایک نسخہ جماعت احمدیہ کی طرف سے حال ہی میں ہالینڈ کے دار الحکومت سے شائع ہوا ہے۔ جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سکارنو کی خدمت میں بھی پیش کیا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں اس کا ایک نسخہ ہالینڈ کی ملکہ ہرمجسٹی ملکہ جولیانا کی خدمت میں بھی پیش کیا جائیگا۔ یہ ترجمہ اہل ہالینڈ کو اسلام کی حقانیت سے روشناس کرانے کے لئے ہی شائع کیا گیا ہے۔

چار ملکوں نے ہندوستان کی تجویز مسترد کر دی

لنڈن ۲۹ جنوری۔ برطانیہ، ناروے، ہالینڈ اور امریکہ نے اثرات بھارت کی یہ تجویز مسترد کر دی۔ کہ اگلے ہفتہ کوریا کے تعطل کو دور کرنے کے لئے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس طلب کر لیا جائے۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے آرمی پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح گارڈن لین کراچی سے شائع کی۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۳۰ صلح ۱۳۳۲ ہش

اب ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ جو المصلح کی گزشتہ اشاعت میں شائع ہوا ہے۔ ناظرین المصلح نے پڑھ لیا ہوگا۔ اور ہمیں امید ہے کہ تمام جماعتوں نے گزشتہ جمعہ میں سن لیا ہوگا۔ اس عظیم خطبہ سے جماعت پر یہ حقیقت اب اچھی طرح واضح اور ذہنوں پر کالنقش فی الحجر ہو جائے گی کہ تحریک جدید ایک ایسی چیز ہے جس کا جماعت کے ساتھ قیامت تک کا تعلق ہے۔ اگرچہ حضور نے یہ بات پہلے بھی واضح طور پر جماعت کے سامنے رکھ دی تھی مگر حضور کو دوبارہ اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت جو پیش آئی ہے۔ تو اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ کہ جو کچھ حضور ایدہ اللہ تعالے نے تحریک جدید کے قیامت تک قائم رہنے کے متعلق پہلے فرمایا تھا۔ جماعت نے اچھی طرح اس کا مفہوم اپنے ذہن نشین نہیں کیا ؛

چنانچہ یہ حقیقت اس بات سے واضح ہوتی ہے کہ اس سال وعدوں کی تعداد پچھلے سال سے مقابلۃً بہت کم ہے۔ اور اگرچہ یہ کمی رفتہ رفتہ دور ہو رہی ہے۔ اور پچھلے سال کے وعدوں کے ساتھ نسبت برابر ہو رہی ہے۔ مگر یہ رفتار ترقی کافی نہیں ہے۔ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالے کے خطبہ سے معلوم ہوتا ہے وعدوں کی تاریخ ۱۵ فروری تک ہے۔ گویا آج $\frac{۱۵}{۱۶}$ دن باقی ہیں۔ حضور نے تحریک جدید کے نئے سال کا آغاز نومبر کے آخری ہفتہ میں فرمایا تھا۔ گویا آج تک دو ماہ سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے۔ اور وعدوں کی نسبت ابھی تک پچھلے سال سے ۲۰ فیصدی کم ہے۔

ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ جس قدر زیادہ تحریک جدید کی اہمیت حضور ایدہ اللہ تعالے نے اپنے خطبہ میں ظاہر فرمائی تھی۔ اس کو محسوس کرتے ہوئے آج تک وعدوں کی نسبت ۵۰ فیصدی پچھلے سال سے زیادہ ہونی چاہیئے تھی مگر ہے ۲۰ فیصدی کم۔ ہمارے اس قیاس سے جو اوپر پیش کیا گیا ہے۔ گویا جتنی تعداد وعدوں کی ہونی چاہیئے تھی۔ اس وقت تک ۷۰ فیصدی کم ہے ؛

اگر ہماری جماعت واقعی اپنے مقاصد کے حصول میں ترقی کر رہی ہے تو تحریک جدید کے وعدوں کا پیمانہ اس کی رفتار ترقی ناپنے کے لئے بہترین پیمانہ ہے۔ کیونکہ جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالے کے اس خطبہ سے ہی نہیں بلکہ آپ کی تمام تحریرات اور تقریرات سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی جدوجہد سے ثابت ہوتا ہے۔ جماعت کے وجود کی ضرورت ہی اس بنیاد پر ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے جہاد میں روز بروز اپنی رفتار ترقی زیادہ کرتی چلی جائے ؛

اس لئے یہ کہنا کہ اس سال خاص کر جبکہ حضور ایدہ اللہ تعالے نے تحریک جدید کی اہمیت نئے سال کے آغاز سے اپنے خطبہ میں نہایت صاف صاف الفاظ میں واضح فرما دی تھی کہ وعدوں کی تعداد پچھلے سال سے دوگنی نہیں تو کم از کم ڈیڑھ گنا ہونی چاہیئے تھی۔ کوئی غیر معمولی یا دور از قیاس بات نہیں۔ مگر کیا یہ بات شرمناک نہیں کہ ڈیڑھ گنا تو کجا پچھلے سال کے برابر بھی ابھی تک وعدے نہیں آئے۔ بلکہ ۲۰ فیصدی کم آئے ہیں۔

ہمیں حضور ایدہ اللہ تعالے کے تازہ خطبہ سے مندرجہ ذیل الفاظ پر بار بار غور کرنا لازمی ہے :-

"اب اگر تحریک جدید کے کمزور ہونے کی وجہ سے ہمیں کسی مشن کو بند کرنا پڑا تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ اب ناک کٹوانے سے محفوظ رہنے کے لئے تمہیں ساتھ ساتھ چلنا پڑے گا۔ تم اپنے آپ کو تبلیغ میں اس طرح پھنسا بیٹھے ہو کہ اب سوائے بے شرمی اور بے حیائی کے کوئی چیز نہیں جو تمہیں اس کام سے ہٹا سکے تبلیغ اسلام کے متعلق جو ذمہ داری تم پر عائد ہوتی ہے۔ تم اس فرض کو جانے دو تم اپنے ناک کی حفاظت کرو۔ اگر تم تحریک جدید سے ہٹ گئے تو تمہاری ناک کٹ جائے گی۔ اللہ تعالے نے تمہارے ساتھ یہ طریق صرف اس لئے اختیار کیا تھا" کہ تم کمزوری کا شکار نہ ہو جاؤ۔ اور تمہیں مضبوط ہونے اور بہادری دکھانے کا موقعہ مل جائے۔ تم دیں اور رانیس کے پھیر میں نہ پڑو۔ یہ کام قیامت تک کے لئے ہے یا یوں سمجھ لو کہ یہ کام اس وقت تک کے لئے ہے۔ جب تک تم زندہ رہو۔ جب تم مر جاؤ گے۔ تو یہ کام تمہارے لئے بند ہوگا۔ اور جب یہ کام بند ہوگا۔ تو تم مر جاؤ گے اگر تبلیغ اسلام ختم ہوگی۔ تو تمہاری روحانی زندگی ختم ہو جائے گی۔ اور اگر تم روحانی طور پر زندہ رہو گے۔ تو تبلیغ اسلام بھی ختم نہیں ہوگی" ؛

چونکہ جماعت احمدیہ کے وجود کی بنیاد ہی اس امر پر ہے۔ کہ وہ آج جبکہ اسلام کو قبول کرنے کے لئے دنیا تیار ہو رہی ہے۔ تمام دنیا میں اسلام کا پیغام پہونچا دے۔ تو اگر وہ اپنے اس بنیادی مقصد کے سرانجام دینے کے لئے اپنا سب کچھ نہ لگا دیگی تو وہ اپنی حقیقی زندگی کا ثبوت کس طرح دے سکتی ہے۔ اگر حکومت کا کوئی محکمہ وہ کام ہی چھوڑ دے۔ جس کے لئے وہ قائم کیا گیا ہے۔ تو اس محکمہ کا وجود یا عدم وجود برابر ہے۔ مثلاً اگر عدلیہ کوئی کام نہ کرے۔ جو مقدمات پیدا ہوں۔ وہ اسی طرح بغیر انفصال کے جمع ہوتے رہیں۔ جج اور منصف عدالتوں میں نہ آئیں۔ اور اگر آئیں تو گپیں مار کر گھر لوٹ جائیں یا دعوتیں اڑاتے پھریں۔ باقی عملہ بھی کوئی کام نہ کرے۔ تو محکمہ عدلیہ کا وجود موت سے بدتر نہیں تو اور کیا ہے ؟

(باقی دیکھیں ص[illegible] پر)

نجات کی طرف دوڑو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز

(۱) "خدا تعالے نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دیگا" (قرآن کریم) اے مومنو! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگ سکو ؟

(۲) دنیا میں آج خدا تعالے کو قریباً ہر گھر اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو! خدا تعالے نے تم کو مقرر کیا ہے۔ کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اس کے گھر میں داخل نہ کرو گے ؟

(۳) سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ کی محبت کے دعوٰی دارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے۔ اور تحریک جدید میں حصہ لیکر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے ؛

— مرزا محمود احمد —

جمہوریہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ولندیزی ترجمہ قرآن کریم کی پیشکش

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے ایک وفد کی صدر جمہوریہ سے ملاقات

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب سکرٹری احمدیہ مسلم مشن انڈونیشیا)

قرآن مجید کے ڈچ ترجمہ کی اشاعت

ڈچ زبان میں ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت تمام جماعت کے لئے عموماً اور ہالینڈ اور انڈونیشیا میں بسنے والوں کے لئے خاص طور پر خوشی کا موجب ہے۔ اس ترجمہ قرآن مجید کی اشاعت سے نہ صرف مذکورہ دو ممالک میں پیغام حق پہنچانے میں سہولت حاصل ہوگی۔ بلکہ اس سے ڈچ گی آنا اور اس کے ملحقہ جزائر نیز بلجیم اور جنوبی افریقہ کے بعض حصوں میں بھی آسانی ہوگی۔ اس کے علاوہ نئے منصوبہ کے ماتحت بہت سے ڈچ گھرانوں کو کینیڈا اور آسٹریلیا کے وسیع علاقوں میں بھی پھیلایا جارہا ہے۔ اس لئے ان علاقوں میں بھی یہ ترجمہ مفید ثابت ہوگا۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان پاک اور بلند ارادوں میں برکت ڈالے جن کے ماتحت حضور اقدس نے انگریزی تفسیر القرآن کے علاوہ سات غیر زبانوں میں بھی ترجموں کا اہم کام شروع کروایا۔ اور آج ہم ان مبارک کوششوں کا ثمرہ ڈچ ترجمۃ القرآن کی صورت میں اپنے سامنے دیکھ رہے ہیں۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ دیگر تراجم بھی اسی طرح نظر ثانی کے بعد بہت جلد منصۂ شہود پر آجائیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

اس ترجمہ کی ایک خصوصیت

ہمارے اس ترجمہ قرآن مجید کی ایک خصوصیت ایسی ہے۔ کہ جسے دنیا کبھی نظر انداز نہیں کرسکے گی بلکہ وہ ہمیشہ نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھی جائیگی۔ اور وہ اس قرآن مجید کا مقدمہ یا دیباچہ ہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا ہے۔ ایک طالب حق اور ایک محقق کے لئے یہ مفصل اور مبسوط دیباچہ ایک ایسا خزانہ ہے۔ جس سے وہ ہمیشہ فیضیاب ہوتا رہے گا۔

یہ امر خوشی کا باعث ہے۔ کہ اس قرآن مجید کی ظاہری صورت بھی نہایت دلکش اور خوبصورت ہے۔ اور اس میں بہت بڑا دخل ہمارے ہالینڈ مشن کے مبلغین کا ہے۔ اور ان دوسرے احباب کا ہے۔ جنہوں نے اس کے لئے سر توڑ کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں اسکی بہتر جزا عطا فرماوے۔ آمین۔

اس ڈچ ترجمہ قرآن کی ایک کاپی چند روز ہوئے۔ بذریعہ ہوائی ڈاک ہمیں ہالینڈ سے موصول ہوئی۔ اور اس کے ساتھ یہ خواہش کی گئی۔ کہ اسے جناب پریذیڈنٹ جمہوریہ انڈونیشیا ڈاکٹر سوکارنو صاحب کی خدمت میں مناسب رنگ میں پیش کردیا جائے۔ چنانچہ اس خواہش کی تعمیل میں جناب ڈاکٹر سوکارنو صاحب کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ کہ وہ ہمیں خاص طور پر باریابی کا موقعہ عطا فرماویں۔ تا ہم خود حاضر ہوکر ان کی خدمت میں یہ ہدیہ قرآن پیش کرسکیں۔

ہماری یہ درخواست قبول کرلی گئی۔ اور ہمیں ۱۴ اگست کو صبح ½ ۹ بجے کا وقت دیا گیا۔ چنانچہ صبح ۹ بجے مکرم جناب مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل حال رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی قیادت میں ہم چار افراد یعنی مکرم راڈن ہدایت صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ انڈونیشیا اور جناب مرتولو صاحب سکرٹری امور خارجہ اور خاکسار "آستانہ" یعنی ڈاکٹر سوکارنو صاحب کے محل میں پہنچ گئے۔ پریذیڈنٹ سوکارنو صاحب نے سوا نو بجے ہمیں باریابی کا شرف بخشا۔

ابتدائی حال احوال پوچھنے کے بعد مکرم جناب مولوی صاحب نے پریذیڈنٹ سوکارنو صاحب سے اجازت چاہی۔ کہ وہ ہدیہ قرآن پیش کرنے کے ضمن میں اپنے بعض جذبات کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پریذیڈنٹ صاحب نے بخوشی اس امر کی اجازت دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ بیٹھ کر ہی بے تکلفی سے اپنے خیالات کا اظہار فرماویں۔ کھڑے ہونے کی ضرورت نہیں۔ چنانچہ اس پر جناب مولوی صاحب نے نہایت اختصار سے اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ اور فرمایا۔

جناب عالی! ہم آج خاص طور پر جماعت احمدیہ ہالینڈ کی نمائندگی کرتے ہوئے جناب کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ اور نہایت ادب سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ بہت ممکن ہے۔ جناب کے پاس اس سے قبل بھی کوئی ڈچ ترجمہ قرآن موجود ہو۔ مگر جو خصوصیت اس ترجمہ کی پیشکش کو حاصل ہے۔ وہ شاید کسی اور جگہ نہ مل سکے۔ اور وہ چیز دراصل وہ مخلصانہ جذبات ہیں۔ جو اس کے پیچھے کارفرما ہیں۔ یہ جذبات انڈونیشیا کی احمدیہ جماعت ہی کی طرف سے نہیں بلکہ مختلف ممالک میں بسنے والوں کے جذبات ہیں۔ اور اس سے مزید یہ کہ اس ہدیہ کے ساتھ ہالینڈ میں بسنے والے ڈچ احمدی بھائیوں کے جذبات بھی خاص طور پر شامل ہیں۔ جنہیں رشتۂ اسلام نے ایک ہی لڑی میں منسلک کردیا ہے۔

اس کے بعد مکرم جناب مولوی صاحب نے بعض دیگر امور کے علاوہ یہ بھی فرمایا۔ کہ ہالینڈ میں اس وقت ہماری جماعت کی طرف سے اشاعت اسلام کی جو کوشش ہو رہی ہے۔ اس میں ہمارا ایک انڈونیشین بھائی بھی خدمت کے فرائض انجام دے رہا ہے۔ اور ہماری ان حقیر کوششوں کا اور اسلامی تعلیم کے پھیل جانے کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ وہاں فاصبحتم بنعمتہ اخوانا کا نظارہ نظر آرہا ہے۔ وہ ڈچ بھائی جو حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔ وہ اپنے انڈونیشین بھائی کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کو باعث مسرت ہی نہیں۔ بلکہ باعث فخر خیال کرتے ہیں۔ اور یہ اسلامی تعلیم کا اور اخوت اسلامی کا ہی نتیجہ ہے جس نے اس قوم کے اندر ایسی تبدیلی پیدا کردی۔ اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے فرمایا دراصل یہ اسی اسلامی تعلیم ہی کا کرشمہ ہے۔ کہ ان ڈچ مسلمان بھائیوں کے دل میں یہ جذبات بھی موجزن ہوئے۔ کہ ان کے خلوص بھرے جذبات کے ساتھ آج یہ تحفہ قرآن کریم ان کی خواہش کے پیش نظر جناب عالی کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔ اور یہ اسلام کی روحانی برتری کا ایک زندہ ثبوت ہے۔ ہماری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام ڈچ قوم کو اسی طرح اسلامی اخوت اور محبت کے جذبات سے سرشار فرماوے آمین۔

اس کے بعد جناب مولوی صاحب نے اس ترجمہ قرآن کی اس خاص خصوصیت کا بھی ذکر فرمایا۔ کہ اس کا دیباچہ حضرت امام جماعت احمدیہ کا لکھا ہوا ہے جس میں بعض ضروری مسائل پر سیر کن بحث کی گئی ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ حضور اقدس کے یہ قیمتی خیالات آپ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

بعد ازاں جناب پریذیڈنٹ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مکرم مولوی صاحب نے ان کے لئے دعا کی۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں اعلیٰ روحانی ترقیات سے بھی اسی طرح نواز ے جس طرح اس نے انہیں دنیوی بلند مقام عطا فرمایا ہے۔

اس کے بعد مکرم مولوی صاحب نے جناب پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں قرآن کریم پیش کیا۔ جو مخملی جزدان میں لپٹا ہوا تھا۔ یہ ہدیہ لکڑی کے ایک خوبصورت نقش و نگار والے چھوٹے سے صندوقچے میں رکھ کر پریذیڈنٹ صاحب کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جسے آپ نے نہایت احترام اور اہتمام سے قبول فرمایا۔ اور شکریہ کے دلی جذبات کا اظہار کیا۔ اس موقعہ پر پریس نیوز ایجنسی کا نمائندہ بھی موجود تھا۔ جس نے خاص خاص مواقع کے تین چار فوٹو بھی لئے۔

جناب پریذیڈنٹ صاحب سے یہ نصف گھنٹہ کی ملاقات بہت بے تکلفی سے ہوئی۔ آپ ہم سے آزادی کے ساتھ گفتگو فرماتے رہے۔ اور مختلف مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا۔ دوران ملاقات میں آپ نے نہایت برادرانہ رنگ میں چائے سے ہماری تواضع فرمائی۔ اس موقعہ پر جناب پریذیڈنٹ صاحب نے قرآن کریم کو خود کھولا اور اس کے بعض حصوں کو دیکھا۔ اور اس تحفہ پر مسرت کا دوبارہ اظہار فرمایا۔

اس واقعہ کی خبر فوراً ہی پریس [illegible] انڈونیشیا میں پھیل گئی۔

ملک کے لیڈنگ اخبارات [illegible] (ترجمان حکومت) [illegible] (ماشومی پارٹی کا ترجمان) اور ڈچ اخباروں میں پہلے صفحہ پر فوٹو [illegible] تفصیلی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ شام کو ریڈیو پر بھی تفصیل سے اس کا ذکر خبروں میں آیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرماوے۔ اور انہیں بہت بڑی برکات اور ترقیات کا پیش خیمہ بنا دے۔ آمین۔

دوران ملاقات میں جناب پریذیڈنٹ سوکارنو صاحب کی خدمت میں خاکسار نے ہالینڈ میں مسجد کے تعمیر کئے جانے کا بھی تذکرہ کیا۔ کہ وہاں زمین خریدی جاچکی ہے۔ اور دیگر ضروری امور بھی تکمیل کو پہنچ رہے ہیں۔ امید ہے کہ تعمیر کا کام عنقریب شروع ہو جائیگا۔ اس خبر میں بھی جناب پریذیڈنٹ صاحب نے دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مقدس اور اہم کام کے انجام دینے کی بھی اپنے فضل سے بہتر رنگ میں توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

قرآن کریم کی اشاعت کیلئے جماعت احمدیہ کا عظیم الشان کام اور اس کا آئندہ پروگرام

(از جناب صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے انچارج شعبہ تالیف و تصنیف تحریک جدید)

آج انسانیت مختلف نظریات اور متضاد نظامِ حیات کی تاریکیوں میں گھری ہوئی ہے، مادیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب اور سرمایہ و محنت کی باہمی آویزش نے ترقی پسند دنیا کے مذہبی رجحانات میں زبردست تبدیلی پیدا کر دی ہے۔ مذہبی لٹریچر ان کی توجہات کا مرکز بن رہا ہے۔ اسلامی تعلیمات سے متعلق روز بروز ان کی دلچسپی بڑھ رہی ہے۔ اور وہ ایک ایسی روشنی کی تلاش میں سرگرداں نظر آتے ہیں، جو انہیں موجودہ سیاسی تحریکات کے مہیب گرداب سے نکال کر بسلامت ساحلِ مراد تک پہنچائے اور حقیقی نجات سے ہمکنار کرے۔

آج سے تیرہ سو سال قبل فاران کی چوٹیوں سے ایک بدرِ منیر اپنی دلربا شان میں طلوع ہوا۔ یہی وہ نور تھا۔ جس کی روح نواز کرنوں میں انسانیت نے اپنے بلند ترین نصب العین کو حاصل کیا۔ اور یہی وہ ضابطۂ اخلاق ہے، جو ہماری دینی و دنیوی فلاح و بہبودی کا کفیل بن سکتا ہے۔ جسے دنیا کے سب سے بڑے محسن اور نجات دہندہ حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے گمراہ انسانیت کے سامنے پیش کیا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت اولیٰ کا تعلق "تکمیل شریعت" کے ساتھ تھا۔ تا بکھری ہوئی صداقتیں دستور اساسی کے طور پر ایک سلک میں مربوط ہو جائیں۔ اسلامی لٹریچر کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے رسولِ عربی (فداہ امی و ابی) صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک وجود کے ذریعہ اس عظیم الشان کام کو علی الوجہ الاتم پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ اور ہمیں ان روحانی خزائن سے روشناس ہونے کی سعادت بخشی۔ حتیٰ کہ مستشرقین یورپ بھی ہماری تاریخ کو پڑھ کر فرطِ حیرت سے انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں۔

پھر تیرہ سو سال کے طویل عرصہ کے بعد آپؐ کی بعثتِ ثانیہ کا ظہور ہوا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے عین مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے لئے مبعوث ہوئے اور "تکمیل اشاعت" کا اہم ترین فریضہ آپؑ کے سپرد ہوا۔ آپؑ نے جس حسن و خوبی سے اس کام کو سرانجام دیا۔ اور فلسفۂ حیاتِ انسانی کو قرآنی معارف کے ساتھ جس سلیس اور عام فہم اور دلکش انداز میں پیش کیا۔ وہ تاریخِ احمدیت کا ایک کھلا ہوا ورق ہے۔

آج چاردانگ عالم میں اسلام کا ڈنکا بج رہا ہے۔ اور مجاہدینِ احمدیت قرآنی دلائل سے آراستہ ہو کر کفر و الحاد کے عظیم مرکزوں میں یلغار کرتے نظر آتے ہیں۔ اور اس کثرت سے اشاعت ہو رہی ہے۔ کہ جس کی نظیر گذشتہ صدیوں میں نہیں ملتی۔

جماعتِ احمدیہ نے آغاز ہی سے اس ضرورت کو شدت سے محسوس کیا۔ کہ دنیا کی پیاسی اور تڑپتی روحوں کو حق و صداقت کے اس لازوال سرچشمہ سے شادکام کیا جائے۔

اب تک دنیا کی جن مختلف آٹھ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کروائے جا چکے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں:۔ انگریزی۔ ڈچ۔ سپینش۔ اٹیلین۔ پولش۔ فرنچ۔ جرمن۔ گورمکھی۔

اس وقت ایک لاکھ روپیہ کے صرف سے ہالینڈ میں قرآن مجید کے ڈچ۔ جرمن اور انگلش تراجم مع متن طبع کروائے جا رہے ہیں۔ متن کی کتابت ایک بلند پایہ خوشنویس سے کروائی گئی ہے۔ اور اس کے بلاک ہزاروں روپیہ کے صرف سے یورپ میں تیار کروائے گئے ہیں۔

اسی طرح قرآن مجید کی انگریزی تفسیر پندرہ پاروں تک شائع ہو چکی ہے۔ قابل علماء اور انگریزی زبان میں اعلیٰ مہارت رکھنے والے جدید علوم سے آراستہ افراد پر مشتمل ایک بورڈ اس کی تکمیل میں روز و شب مصروف ہے۔ نیز علومِ قرآنیہ پر مشتمل لاکھوں صفحات کا لٹریچر دنیا کے چالیس ملکوں میں ہر سال کثیر تعداد میں پھیلایا جاتا ہے۔

اس اہم کام کے علاوہ جو بنیادی کام جماعت احمدیہ نے سرانجام دیا۔ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریر کردہ اردو "تفسیر کبیر" کی اشاعت ہے۔ یہ تفسیر قرآنی علوم کا ایک بحرِ ذخار ہے۔ جس میں مختلف علوم کے دریا بہتے نظر آتے ہیں۔ یہ ایک انسائیکلوپیڈیا ہے۔ جس سے قرآن کریم کے متعلق اور ادق ترین مقامات کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں۔ کہ آئندہ قرآنی علوم کی اشاعت کے لئے یہ تفسیر ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے ہم سمجھتے ہیں۔ جماعت اس روحانی خزانہ کی اشاعت پر جتنا بھی فخر کرے۔ کم ہے۔

آئندہ کے لئے ہمارے عزائم خدا کے فضل سے بہت بلند اور ہمارے مقاصد بہت ارفع و اعلیٰ ہیں۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ دنیا کا کوئی ملک قرآن کی دولت سے محروم نہ رہے۔ اور یہ دل نواز پیغام ہر شخص کے لئے سامع نواز ہو۔ اور اسے اسلام سے قریب تر لانے کا موجب۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر کئی ایک زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کا کام شروع ہے۔ جو پوری تندہی سے ہو رہا ہے۔

علاوہ ازیں دنیا کی اور بہت سی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کروانے کے انتظامات زیرِ غور ہیں۔ جن کو تکمیل کے بعد جلد ہی منظرِ عام پر لانے کا خیال ہے۔ اسی طرح علوم قرآنیہ سے متعلق لٹریچر بکثرت سے شائع کرنے کی تجاویز زیرِ غور ہیں۔ تا کوئی ملک بھی اس روحانی اور علمی دولت سے محروم نہ رہے۔ اور خدا کا نام اس وسیع کائنات کے ہر گوشہ میں پوری شان سے بلند ہو۔ اور ہر طرف اس کے نام لیوا ہی نظر آئیں۔

بہرحال ہماری مساعی کا مختصر خاکہ آپ کے سامنے ہے۔ اس تمام تر جدوجہد سے مقصد صرف یہ ہے۔ کہ لوگ قرآنی علوم سے آگاہ ہوں۔ اس کے معارفِ دقیقہ اور بلاغتِ کاملہ پر وسیع رنگ میں ان کی نظر پڑے۔ اس کے محاسن سے ان کے قلوب ایک روحانی حلاوت محسوس کریں۔ اور زندہ خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا ہو جائے۔ اور زیاں کار دنیا ایک دفعہ پھر اپنے خالق و مالک کے قدموں میں جا گرے۔ اور قعرِ مذلت میں گرے ہوئے بامِ رفعت پر سرفراز ہوں، وہ حیوانوں سے انسان اور انسان سے با اخلاق اور با اخلاق سے باخدا انسان بن جائیں۔

(بشکریہ الفرقان)

ایک نہایت نیک اور ضروری تحریک

مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں

ایک دوست مکرم فضل الٰہی صاحب ارشد (سندھ) نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تجویز بھجوائی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک فنڈ قائم کرے۔ جس میں زیادہ سے زیادہ خدام شامل ہوں۔ شامل ہونے والے خدام سالانہ ایک روپیہ چندہ دیا کریں۔ اس طرح جو رقم جمع ہو۔ اس سے ہر سال کم از کم ایک آدمی کو حج کرا دیا کرے۔ اس طریق سے بہت سے لوگوں کو نیک کاموں میں خرچ کرنے کی توفیق ملے گی۔ اور ساتھ ہی حج کے ثواب میں حصہ دار ہوں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس تجویز پر خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہے۔ فی الحال یہ تحریک کی جائے۔ کہ جو کوئی شخص چھ سو روپیہ خود دے۔ اسے اس فنڈ سے مزید چھ سو روپے دے دیئے جائیں گے۔ تا کہ وہ حج کر کے آسکے۔

پس میں اللہ تعالےٰ کا نام لے کر اس نیک تحریک کا آغاز کرتا ہوں۔ اور ایک امانت دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں "حج فنڈ" کے نام سے کھلوا رہا ہوں۔ جو احباب اس نیک تحریک میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے نام سے دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا ابھی سے ان کے نام درج رجسٹر کر لئے جائیں۔ اور آئندہ آنے والوں کے لئے ریکارڈ رہے۔ اور تحریک میں حصہ لینے والے اپنی رقم براہِ راست بمد امانت "حج فنڈ خدام الاحمدیہ" میں جمع کرانے کے لئے محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ارسال فرمائیں۔

احباب اپنے پورے پتہ سے دفتر خدام الاحمدیہ کو اطلاع دیں۔ تا آئندہ خط و کتابت میں سہولت ہو۔

(نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

جب ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم تمام دنیا میں اسلام کو پھیلانے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ مگر اس جدوجہد سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ جو اس کام کو سرانجام دینے کے لئے مرکز کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ یا ہمارا پیارا امام جس کی طرف ہمیں دعوت دیتا ہے۔ تو فرمایئے ہمارا وجود اور عدم وجود برابر ہو گا یا نہیں؟ کیا درحقیقت ہم مردے نہیں۔ اسی طرح کے مردے جس طرح کے دوسرے مردے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی کہیں مردہ تر اس لئے کہ ہم نے آبِ حیات پیا مگر پھر بھی زندہ نہ ہو سکے:

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد تحریک جدید کے متعلق

یکم فروری سے ۷ر فروری تک!

ہفتہ تحریک جدید

تمام لجنات اماء اللہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق یکم فروری سے ۷ر فروری تک تحریک جدید کا ہفتہ منائیں۔ اور کوشش کریں کہ اس عرصہ میں ہر عورت تحریک جدید میں شامل ہو جائے۔ کوئی عورت ایسی باقی نہ رہ جائے جو اس میں شامل ہونے سے رہ جائے۔ حضور کے ارشاد کے مطابق جماعت کی مخلص خواتین ان مستورات کے پاس جائیں۔ جو ابھی تک تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئیں۔ اور ان کو شامل کریں۔

تمام لجنات کی عہدہ دار ۷ر فروری کے بعد رپورٹیں بھجوائیں کہ کتنی مستورات کو انہوں نے تحریک جدید میں شامل کیا ہے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

زندگی کا بیمہ کرانا منع ہے

ایک دوست نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور لکھا تھا:-

"مارچ ۱۹۰۰ء میں میں نے اپنی زندگی کا بیمہ واسطے دو ہزار روپیہ کے کرایا تھا۔ شرائط یہ تھیں کہ اس تاریخ سے تا مرگ ہر سال بطور چندہ کے ادا کرتا رہوں گا۔ تب دو ہزار روپیہ بعد مرگ کے میرے وارثان کو ملے گا اور زندگی میں یہ روپیہ لینے کا حقدار نہیں ہونگا اب تک تقریباً میں نے مبلغ چھ سو روپے بیمہ کرنے والی کمپنی کو دیدیا ہے۔ اب میں اگر اس بیمہ کو توڑ دوں۔ تو بموجب شرائط اس کمپنی کے صرف تیسرے حصہ کا حقدار ہوں۔ یعنی دو صد روپیہ ملے گا۔ اور باقی چار صد روپیہ ضائع ہو جائیگا مگر چونکہ میں نے آپ کے ہاتھ پر اس شرط کی بیعت کی ہوئی ہے۔ کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس واسطے بعد اس مسئلہ کے معلوم ہو جانے کے میں ایسی حرکات کا مرتکب ہونا نہیں چاہتا۔ جو خدا اور اس کے رسول کے احکام کے برخلاف ہوں۔ اور آپ حکم عدل ہیں۔ اس واسطے نہایت عجز سے ملتجی ہوں کہ جیسا مناسب حکم ہو صادر فرمایا جائے۔ تاکہ اس کی تعمیل کی جائے"۔

جواب:- "اس کے جواب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ زندگی کا بیمہ جس طرح رائج ہے۔ اس کے جواز کی ہم کوئی صورت بظاہر نہیں دیکھتے۔ کیونکہ یہ قمار بازی ہے۔ اگرچہ وہ بہت سا روپیہ خرچ کر چکے ہیں۔ لیکن اگر وہ جاری رکھیں گے۔ تو یہ روپیہ ان سے اور بھی زیادہ گناہ کرائے گا۔ ان کو چاہیئے کہ آئندہ زندگی میں گناہ سے بچنے کے لئے اس کو ترک کر دیویں۔ اور جتنا روپیہ اب مل سکتا ہے۔ وہ واپس لے لیں"۔ (البدر ۱۹ر اپریل ۱۹۰۸ء)

احباب جماعت کو چاہیئے کہ ان مسائل سے خود بھی واقفیت رکھیں اور دوسرے احباب کو بھی واقف رکھیں

المصلح ۲۲ر نومبر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فیصلہ کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ شائع کیا جاتا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ضلعدار نہر کی اسامیوں کیلئے درخواستیں

سیکرٹری صاحب پنجاب و سرحدی صوبہ پبلک سروس کمیشن لاہور نے ضلعدار نہر کی اسامیوں کے لئے درخواستیں ۲۰ر فروری ۱۹۵۴ء تک طلب کی ہیں دوران ٹریننگ الاؤنس گذارہ -/۶۰ روپے ماہوار عرصہ ٹریننگ ۱۸ ماہ۔ بعد ٹریننگ تنخواہ ۱۲۰-۱۰-۲۲۰-۱۰-۳۰۰ شرائط گریجوایٹ عمر ۲۱ تا ۲۵ کے درمیان۔ تفصیلات۔ فارمیں اور سلیبس کے لئے سوا چھ آنے بھیجکر سیکرٹری صاحب [illegible] (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خاکسار کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام وسیم احمد تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نومولود کو صحت۔ لمبی عمر دے کر شمع اسلام کا پروانہ بنائے۔

(خاکسار طالب دعا۔ فتح محمد شرما عفا اللہ عنہ)

تحریک جدید میں شمولیت کے متعلق

تین اہم ہدایات

(۱) "گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا۔ مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا۔ کہ خلیفۂ وقت نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا"۔

(۲) "میں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ذرہ بھی رکھتا ہے۔ میری اس تحریک پر آگے آئے گا۔ اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا۔ اس کا ایمان کھویا جائے گا"۔

(۳) "ہم تو جب کوئی بات کہیں گے محبت اور پیار سے ہی کہیں گے۔ اور اگر اس سے کوئی یہ استدلال کرتا ہے۔ کہ حکم نہیں تو اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے احکام دینا نہ تو ہمارے اختیار میں ہے۔ اور نہ ہی ہم ایسے نفاذ کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور ایسے لوگ جو حکم تلاش کرتے ہیں۔ وہ اس جماعت میں داخلہ سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ فائدہ وہی حاصل کر سکتا ہے۔ جو محبت کے تعلق کو قائم رکھے اور یہ نہ دیکھے کہ کوئی بات حکماً کہی گئی ہے۔ بلکہ صرف یہ دیکھے کہ جس سے پیار ہے۔ اس کی بات کو وزن دینا ضروری ہے۔ اور اس کے نقش قدم پر چلنا لازمی ہے"۔ (فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

پس اے جماعت کے خوش نصیب مجاہدو اپنے آقا کی فرمودہ تینوں باتوں کو اچھی طرح پڑھ لو۔ پوری طرح سوچ لو۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ گذشتہ نومبر کے آخر میں اپنے جان نثار اور محبت رکھنے والے غلاموں سے اگلے سال کے لئے قربانیوں کا مطالبہ فرما چکے ہیں اب اس رنگ میں اپنے خادمانہ اور عاشقانہ جذبات دکھلانے کی کوشش کرو کہ پیارے آقا کے لبوں کی جنبش کے ساتھ ہی والہانہ لبیک سے آسمان پر فرشتوں کو اور زمین پر مخلوق کو حیرت میں ڈال دو۔ اور کوشش کرو۔ کہ کوئی جماعت میں داخل ہونے والا بھائی شمولیت سے محروم نہ رہ جائے

اے بلال بکوشید برائے حق بکوشید

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ

جماعتیں قرآن کریم کی تعلیم دینے کا انتظام کریں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ۲۰ر نومبر ۵۳ء کا فرمودہ خطبۂ جمعہ ۱۳ر نومبر کے "المصلح" میں شائع ہو چکا ہے اس خطبہ میں حضور نے احباب کو متنبہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ

"اسلام قرآن کریم کا نام ہے۔ تم اسلام کی کوئی تعریف بیان کرو۔ وہ نامکمل ہوگی۔ حقیقی تعریف یہی ہے۔ کہ قرآن کریم کو سمجھنا۔ اور اس پر عمل کرنا اسلام ہے۔ اس کے سوا جتنی باتیں بھی تم لاؤ گے۔ وہ ایک دائرہ تو بنا دیں گی۔ مگر تفصیلی تعریف اسلام کی نہیں کریں گی"۔

اس خطبہ میں حضور نے قرآن کریم کی تعلیم کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے ہدایت فرمائی ہے کہ جماعت میں قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ ہر شخص جو اردو پڑھ سکتا ہے اس سے پوچھو کہ کیا وہ اردو پڑھ سکتا ہے۔ اس سے پوچھو کہ کیا وہ قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھتا ہے اگر نہیں تو اسے اس طرف توجہ دلاؤ۔ عربی الفاظ کی تلاوت بھی ضرور کرو۔ مگر اس طرح کہ ایک ربع پڑھ لیا۔ اور پھر اس کا ترجمہ اردو میں پڑھ لیا۔ عربی اس لئے پڑھنی چاہیئے۔ تا متن محفوظ رہے۔ پس عربی کے الفاظ بھی پڑھنے چاہئیں تا تحریف کی نگرانی ہو سکے۔ لیکن جو لوگ قرآن کریم کو عربی میں نہیں سمجھ سکتے۔ انہیں ترجمے کے فائدے سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔ پس ہر احمدی کو یہاں بھی اور باہر بھی ترجمہ پڑھنے کی عادت ڈالنی چاہیئے"۔

قرآن کریم کی تعلیم کے متعلق سیدنا خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد واضح ہے۔ حضور کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ ترجمہ والا قرآن مجید ہر گھر میں موجود ہونا چاہیئے۔ پھر ہر شخص کو یہ عادت ڈالنی چاہیئے کہ وہ ترجمہ پڑھے یا سنے۔

نظارت تعلیم و تربیت اس مختصر نوٹ کے ذریعہ سے تمام جماعتوں کو ہدایت کرتی ہے۔ کہ وہ حضور کے خطبہ کو پڑھیں۔ اور قرآن کریم کی تعلیم کا ۔ ۔ ۔ ۔ اپنے اپنے ہاں انتظام کریں۔ ہر احمدی قرآن مجید کا ترجمہ سیکھے اور اس پر عمل کرے۔ امراء ضلع اور جماعتوں کے پریذیڈنٹ صاحبان خاص توجہ دیں اور سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت ماہوار رپورٹ میں اس کا ذکر فرمایا کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

تحریک کو ختم کرنے کا ایک طریقہ یہ تھا کہ ہر کلمہ گو کو مسلمان تسلیم کیا جاتا

راست اقدام کی اصطلاح وضع کرنے والے آگ سے کھیل رہے تھے!

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں حکومت پنجاب کے سابق چیف سیکرٹری حافظ عبد المجید کا بیان

لاہور ۲۰ جنوری: فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں سابق چیف سیکرٹری حافظ عبد المجید نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ میری ذاتی رائے یہ ہے۔ کہ ان تمام لوگوں کو گرفتار کیا جانا چاہیئے تھا جنہوں نے کراچی میں راست اقدام کی قرارداد منظور کی۔

انہوں نے کہا ڈائرکٹ ایکشن کے لئے اُردو میں راست اقدام کی اصطلاح وضع کرنے والے افراد اس تحریک کے سرغنہ تھے وہ آگ سے کھیل رہے تھے۔ حافظ عبد المجید کے اس بیان کا ایک حصہ المصلح کی گذشتہ چند اشاعتوں میں درج کیا جا چکا ہے۔ باقی درج ذیل ہے۔

س:۔ کیا آپ نے کبھی یہ تجویز کیا تھا کہ بعض احراری لیڈروں کو پنجاب سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ کے تحت نظر بند کر دیا جائے؟ ج:۔ ممکن ہے۔ میں نے ایسا کیا ہو یا میں نے ان کے خلاف کسی دوسرے امتناعی اقدام کی تجویز پیش کی ہو۔ س:۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے احمدیوں کے خلاف ایجی ٹیشن کے سلسلہ میں مقبول احمد کرامت علی اور بشیر احمد کے خلاف مقدمہ چلانے کی سفارش کی تھی۔ لیکن حکومت نے مقدمہ چلانے سے انکار کر دیا تھا؟ ج:۔ مجھے ایسا کوئی واقعہ یاد نہیں۔ س:۔ کیا آپ جانتے ہیں کہ مسٹر خلیق احمد چیمہ ڈپٹی کمشنر منٹگمری اور مسٹر محمد مسعود ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں پبلک جلسوں کی صدارت بھی کی؟

ج:۔ یہ درست ہے کہ مسٹر خلیق احمد چیمہ نے احراری منعقدہ ایک کانفرنس میں صدارت کی لیکن انہوں نے حکومت کو یہ اطلاع دی کہ انہوں نے اس اجلاس کو سول ڈیفنس کی میٹنگ سمجھا تھا جہاں تک مجھے یاد ہے۔ کہ حکومت نے اس جلسہ پر صدارت کرنے کے سلسلے میں ان کو سرزنش کی تھی۔ اور سارے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو مطلع کیا تھا۔ کہ وہ اپنے اضلاع میں ایسے واقعات نہ ہونے دیں مسٹر محمد مسعود ڈپٹی کمشنر مظفر گڑھ سیاسی اور مذہبی موضوعات پر بیان دینے اور تقریریں کرنے کے عادی تھے جس کے لئے ان کو سرزنش بھی کی گئی تھی

س:۔ جب مرکزی حکومت نے "ڈائرکٹ ایکشن" کا مقابلہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ تو کیا آپ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کے لئے یہ ہدایات جاری کی تھیں۔ کہ انہیں تمام ممکن ذرائع سے تحریک کو کچل دینا چاہیئے؟ ج:۔ جی ہاں! جونہی ہمیں کراچی سے احکام موصول ہوئے۔ ہم نے تمام ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ضروری ہدایات جاری کر دی تھیں

میاں ممتاز محمد خان دولتانہ کے وکیل مسٹر یعقوب علی خان نے پوچھا۔

س:۔ کیا آپ اس چیز سے اتفاق کرتے ہیں۔ کہ اینٹی احمدیہ تحریک سے موثر طریقہ پر نپٹنے کے پیش نظر حکومت کے لئے اس پالیسی کی تشکیل ضروری تھی۔ کہ احمدی دائرہ اسلام سے خارج ہیں یا نہیں؟ ان حالات میں تینوں مطالبات کے متعلق حکومت کا موقف کیا تھا؟ ج:۔ میں اس سوال کا مطلب نہیں سمجھا۔ لیکن میں یہ کہوں گا۔ کہ حکومت کے لئے تحریک کو ختم کرنا اس وقت بھی ممکن تھا جب اس نے مندرجہ بالا نکات کے بارے میں فیصلہ نہیں کیا تھا۔ تحریک کو ختم کرنے کا ایک طریقہ یہ تھا۔ کہ عوام سے کہا جاتا۔ کہ ہر کلمہ گو کو مسلمان تسلیم کر لیا جائے اس طرح یہ مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا

س:۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ نظریاتی کوشش کرنا ضروری تھا۔ کیا حکومت کیلئے یہ ضروری نہ تھا۔ کہ وہ تحریک سے موثر طریقے پر نپٹنے کے لئے کوئی سیاسی یا نظریاتی کوشش کرنے سے پہلے تحریک کے آغاز اور تین مطالبات کے متعلق اپنے موقف کی وضاحت کرتی؟

ج:۔ میں اس بات سے کامل اتفاق کرتا ہوں۔ کہ حکومت اس وقت تک نظریاتی کوشش نہیں کر سکتی تھی جب تک اس موضوع پر ان کے نظریات یقینی نہ ہو جاتے

س:۔ کیا آپ کو اس سے اتفاق ہے۔ کہ جہاں تک تین مطالبات کا تعلق ہے یہ ضروری تھا۔ کہ عوام کو بتایا جاتا۔ اور سمجھایا جاتا کہ ان مطالبات کے متعلق حکومت کا رویہ کیا ہے؟

ج:۔ میرے خیال میں حکومت کو کم از کم دو مطالبات کے متعلق بہت جلد فیصلہ دینا چاہیئے تھا۔ یہ دو مطالبات چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور احمدی افسروں کے متعلق تھے میں احمدیوں کو اقلیت قرار دینے سے متعلق تیسرے سوال کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ حکومت فیصلہ نہیں دے سکتی۔ کیونکہ یہ فیصلہ صرف دستور ساز اسمبلی کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن ایک تجربہ کار سیاستدان کو ۔۔۔ اس معاملہ پر اپنی رائے کا اظہار کرنے کے قابل ہونا چاہیئے کہ آیا ۔۔۔ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے یا نہیں۔

س:۔ کیا حکومت کے لئے ممکن تھا کہ اس بارے میں اپنی رائے دے سکے [illegible] تھا کہ وہ کہہ دیتی کہ پہلے مطالبے کو جو احمدیوں کو اقلیت قرار دینے سے متعلق ہے وہ قبول یا مسترد کرنے کی مجاز نہیں۔ کیونکہ اس معاملے سے صرف دستور ساز اسمبلی ہی نبٹ سکتی ہے؟

ج:۔ اس قسم کا کوئی اعلان دونوں فریقوں میں کوئی امتیاز پیدا کئے بغیر جاری ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ یہ بیان صرف حقائق پر مبنی ہوتا۔

س:۔ کیا آپ کے علم میں یہ بات آئی تھی۔ کہ متعلقہ مدت کے دوران میں یعنی جون ۱۹۵۲ء سے کر فروری ۱۹۵۳ء کے آخر تک ہمارے اس وقت کے وزیر اعظم کراچی میں علماء سے گفت و شنید کرتے رہے تھے۔ اور انہوں نے کسی موقع پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا۔ کہ مرکزی حکومت مطالبات سے متفق ہے یا نہیں۔ یا وہ کسی فیصلہ کا اعلان کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ کیا اس چیز نے کسی طریقے پر امن و امان کی صورت حال یا پنجاب میں صوبائی حکومت کی پالیسی پر کوئی اثر ڈالا؟

ج:۔ یہ بات واضح ہے۔ کہ تحریک چلانے والے جب تک وزیر اعظم پاکستان سے گفت و شنید کرتے رہے۔ وہ اپنے آپ کو مقابلۃً مضبوط پوزیشن میں سمجھتے تھے۔ اور صوبائی حلقوں سے اس معاملہ میں کوئی مشورہ ان پر کارگر نہ ہوتا۔

س:۔ گورنمنٹ ہاؤس میں ۵ تاریخ کی شام کو جو کانفرنس ہوئی تھی۔ اس کے متعلق آپ نے کہا تھا۔ کہ آپ یقین سے نہیں کہہ سکتے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کہ اس کانفرنس کے وقت گورنر گورنمنٹ ہاؤس کی چار دیواری میں موجود تھے؟

ج:۔ میں نے کل کہا تھا۔ کہ مجھے اس میٹنگ میں گورنر کی موجودگی کے متعلق کچھ یاد نہیں۔ بعد میں چوہدری نذیر احمد خان نے مجھ سے پوچھا۔ کہ ۵ مارچ کی دوپہر والی میٹنگ میں جو مسودہ تیار ہوا۔ کیا مجھے اس کا علم ہے؟ میں نے جواب دیا مجھے گورنر سے پتہ چلا ہے۔ کہ کوئی مسودہ تیار ہوا ہے مجھے اب یاد آ گیا ہے۔ کہ یہ اطلاع ۵ تاریخ کی شام کو ہونے والے اجلاس میں ملی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گورنر اس اجلاس میں ضرور شریک ہوں گے۔ جس میں یہ احکام دیئے گئے تھے کہ حتی الامکان اشتعال انگیز کارروائی سے بچا جائے

س:۔ کیا گورنر نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ فائرنگ میں ڈھیل دی جائے؟

ج:۔ میں نے یہ بات صرف ایک نتیجہ اخذ کرتے کہی ہے۔ کہ غالباً آپ گورنر پنجاب اس اجلاس میں شریک ہوں گے۔ لیکن یہ بات مجھے ہرگز معلوم نہیں۔ کہ اشتعال انگیز کارروائی کو روکنے کے موضوع پر بحث ہوئی۔ اس میں انہوں نے کوئی حصہ لیا تھا۔ تو وہ کیا تھا۔

عدالت کی طرف سے

س:۔ کیا کل آپ نے کل یہ کہا تھا کہ فائرنگ میں ڈھیل دینے کی تجویز مسٹر انور علی کی پیش کی ہوئی تھی؟

ج:۔ میں نے یہ کہا تھا۔ کہ مسٹر انور علی نے LET-UP کا لفظ استعمال کیا تھا۔ لیکن میں وثوق سے نہیں کہہ سکتا۔ کہ اشتعال انگیز کارروائی کو روکنے کی تجویز ان کی جانب سے پیش ہوئی تھی۔ یہ تجویز اس اجلاس میں شریک ہونے والے کسی بھی شخص کی طرف سے پیش ہو سکتی تھی۔

س:۔ کیا کوئی شخص ایسا بھی تھا۔ جو ڈھیل دینے کے خلاف ہو؟ ج:۔ نہیں۔

س:۔ کیا یہ کہنا صحیح ہوگا۔ کہ وزیر اور گورنر تو فائرنگ میں ڈھیل دینے کے حامی تھے۔ لیکن سیکرٹری اور دوسرے افسر اس کے خلاف تھے؟

ج:۔ طریق کار کے متعلق اس اجلاس میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔

وکیل کی طرف سے

س:۔ کیا آپ کو یاد ہوگا۔ کہ ۵ مارچ کی شام کو جو کانفرنس ہوئی۔ اس میں ڈی۔ آئی۔ جی لاہور رینج نے رپورٹ کی تھی۔ کہ دن کے دو بجے کے بعد کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا۔ اس لئے آئی۔ جی کی تجویز ہے۔ کہ چونکہ کل جمعہ ہے۔ اس لئے عوام کے ہجوموں کو بلا وجہ اشتعال دلانا ضروری نہیں؟

ج:۔ میرا خیال ہے۔ میں اس سوال کے متعدد حصوں کا جواب پہلے ہی دے چکا ہوں۔ میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ڈی۔ آئی۔ جی اس اجلاس میں موجود تھے یا نہیں۔ لیکن مجھے یاد پڑتا ہے۔ یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ دو بجے کے بعد پھر کوئی حادثہ رونما ہوا۔ مجھے یاد نہیں یہ تجویز پہلے کس نے پیش کی تھی۔ کہ اشتعال انگیز کارروائی سے محترز رہا جائے

س:۔ کیا آپ کو یاد ہے۔ کہ گورنر نے اس کانفرنس میں یا اس کے بعد ۶ مارچ کی صبح کو ہونے والی کانفرنس میں تجویز پیش کی تھی یا نہیں کہ دفعہ ۱۴۴ کی رسمی نوعیت کی خلاف ورزی کی صورت میں سخت اقدام نہ کیا جائے؟

ج:۔ صبح کے اجلاس میں یہ قانونی مسئلہ زیر بحث آیا تھا۔ کہ آیا فائرنگ پورے حفاظتی انتظامات کے بغیر شروع کر دی جائے یا یہ دیکھنے کی کوشش نہ کی جائے۔ کہ کسی غیر قانونی اجتماع کو منتشر کرنے کیلئے

کم تر طاقت کافی ہوگی یا نہیں - ہو سکتا ہے - کہ اس ضمن میں اجلاس میں یہ بات بھی زیر بحث آئی ہو - کہ رسمی نوعیت کی ملاقات ورزی پر سخت کارروائی کی جائے - یا نہیں - لیکن میں یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا - کہ یہ بات واقعی ہوئی تھی یا نہیں -

س:- کیا میں سمجھوں کہ ۵ مارچ کی صبح کو یا شام کو ہونے والی کانفرنس میں اس مضمون کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا کہ اپنی مدافعت کے سوا پولیس کو کسی صورت میں بھی کوئی کارروائی نہیں کرنی چاہیئے؟

ج:- نہیں - ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا -

س:- کیا میں یہ سمجھوں - کہ ۵ تاریخ کی صبح کو جو فیصلے ہوئے - ان میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی؟

ج:- ان میں اس کے سوا کوئی تبدیلی نہیں کی گئی کہ حتی الامکان اشتعال انگیز کارروائی سے احتراز کیا جائے - اسمیں یہ مذکور تھا کہ اگلا دن جمعہ کا ہے -

س:- وزیر مال - انسپکٹر جنرل پولیس اور ہوم سیکرٹری کی کراچی سے واپسی پر ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء کو وزیر اعلیٰ کی قیامگاہ پر جو کانفرنس ہوئی - کیا آپ اس میں شامل ہوئے تھے؟

ج:- نہیں - میں شامل نہیں ہوا -

س:- اس کانفرنس میں جو فیصلے ہوئے کیا آپ کو ان سے مطلع کیا گیا؟ اگر آپ کو مطلع کیا گیا - تو کس نے کیا؟ ج:- یہ فیصلے مجھ تک یقیناً کارروائی کی ایک نقل کی صورت میں پہنچے - لیکن یہ مجھے یاد نہیں - کہ اس کے علاوہ انسپکٹر جنرل یا ہوم سیکرٹری یا دونوں نے مجھ سے اس بارے میں کوئی بات چیت کی یا نہیں -

س:- از راہ کرم یہ مسل "احرار کے راست اقدام یا اجلاسوں کی کارروائی وغیرہ کی فائل نمبر ۱" - دستاویز ڈی - ای (۳۰۶) دیکھ کر بتائیں کہ یہ فیصلے اس میں مذکور ہیں یا نہیں؟

ج:- یہ مسل مجھے ۸ فروری کو ملی - میں نے یہ وزیر اعلیٰ کو بھجوا دی - اس موضوع پر دوسری مسل نمبر ۱۹ - (۱۹) - ۱ - جلد اول ہے - اس کا آغاز ۲۰ فروری ۱۹۵۳ء کے اجلاس کی کی کارروائی سے ہوتا ہے -

س:- جس مراسلہ کے سودے پر ۸ فروری ۱۹۵۳ء کی تاریخ اور آپ کے دستخط ثبت ہیں - کیا اسے وزیر اعلیٰ کی منظوری کے لئے بھیجا گیا تھا؟

ج:- میں کہہ نہیں سکتا - کہ اجرا سے پہلے یہ مراسلہ انہیں دکھایا گیا تھا یا نہیں خیال غالب ہے کہ یہ مراسلہ انہیں دکھایا نہیں گیا ہوگا - کیونکہ جیسے ہی کارروائی میرے علم میں آئی - یہ مراسلہ جاری کر دیا گیا -

س:- از راہ کرم یہ دیکھئے - کہ ۲۷ فروری کی شام کو ہونے والے فیصلوں میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ صرف ان افراد کو گرفتار کیا جائے - جن کا واضح طور پر ذکر کر دیا گیا ہے - مزید کوئی گرفتاری عمل میں نہ لائی جائے؟

ج:- اس کارروائی میں جو فیصلے مذکور ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے - کہ بعض نامبردہ احرار کارکن وغیرہ فوراً گرفتار کر لئے جائیں - اس میں یہ بات کہیں لکھی ہوئی نہیں کہ کسی اور شخص کو گرفتار نہ کیا جائے - بایں ہمہ اس فیصلے کو اصل فیصلے کا جزو لاینفک سمجھنا چاہیئے -

س:- از راہ کرم فیصلہ نمبر ۱ دیکھئے جس میں کہا گیا ہے - کہ احرار کے تمام سرگرمی دکھانے والے کارکنوں اور دوسرے افراد کو جو ڈائرکٹ ایکشن کی تحریک چلانے کے ذمہ دار ہیں - اور جن کے نام ملفوف فہرست میں درج ہیں - صوبہ بھر میں آج رات گرفتار کر لیا جائے - یہ فیصلے کو دیکھنے کے بعد بتلایئے - کیا یہ بات آپ کے علم میں نہیں آئی - کہ اس کانفرنس میں وزیر اعلیٰ کے ساتھ جو افراد موجود تھے - ان کی تجویز تھی - کہ صرف مذکورہ افراد کو گرفتار کیا جائے؟

ج:- ہمارا عام دستور رہا ہے - اس کے مطابق میرا یہی خیال ہے - کہ یہ فہرست سی - آئی - ڈی نے دی ہوگی - وزیر اعلیٰ سی - آئی - ڈی کی اس قسم کی تمام تجویزیں منظور کر لیتے ہیں - اور سرگرم کارکنوں کے انتخاب کا معاملہ سی - آئی - ڈی پر چھوڑ دیتے ہیں -

س:- کیا آپ کو یاد ہوگا - کہ جوں ہی حکومت پنجاب نے جون ۱۹۵۳ء میں احرار اور احمدیوں کے جلسوں پر دفعہ ۱۴۴ کے تحت پابندی عائد کی یہ تحریک مساجد کے اندر محدود ہوگئی؟

ج:- ٹھیک ہے ایسا ہی ہوا تھا -

س:- آپ کو یہ بھی یاد ہوگا - کہ مساجد میں تقریروں کی پاداش میں لوگوں کو گرفتار کیا گیا - تو صوبہ بھر میں اس اقدام کی سخت مذمت ہوئی اور کہا گیا - کہ یہ کارروائی مسلمانوں کے مذہبی جذبات میں شدید مداخلت کے مترادف ہے؟

ج:- میرا خیال ہے - لوگ جس بات کی مذمت کر رہے تھے یہ تھی کہ پابندی کے احکام مساجد میں ہونے والی تقریروں پر بھی حاوی ہیں - میرے خیال میں یہ مذمت معقول نہیں تھی - س:- کیا آپ یادداشت پر زور دے کر یہ بتا سکتے ہیں - کہ رائے عامہ میں اسی وجہ سے بہت اضطراب تھا - اور ۱۹ جولائی ۱۹۵۳ء کو ملتان میں پولیس کو ایک تشدد پر آمادہ ہجوم پر گولی چلانا پڑی؟

ج:- میں ۱۹ جولائی کو لاہور میں چیف سیکرٹری نہیں تھا - میں اس وقت کراچی میں چھٹی پر تھا - میں نے ملتان کے واقعہ کی رپورٹ اخبار میں پڑھی اس سے قبل مجلس احرار کی طرف سے مسٹر مظہر علی اظہر کی جرح کے جواب میں حافظ عبدالمجید نے منگل کو کہا کہ جلوس ہی نہیں بلکہ مجلس عمل اور تحفظ ختم نبوت کے جلسے بھی لوگوں کا جوش ابھار دیتے تھے

س:- آپ نے جلسوں پر پابندی کیوں عائد نہیں کی؟

ج:- جلسوں پر پابندی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ عائد کرتے رہے - نظم و نسق اور امن و قانون سے تعلق رکھنے والے افسروں کا خیال تھا - کہ تحریک والے جن جلسوں کی دھمکی دے رہے ہیں - انہیں روکا نہ جائے - لیکن جب جلوس تشدد میں بڑھنے لگے - تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ان پر پابندی عائد کر دی -

س:- کیا ۲ اور ۳ مارچ کو صورت حال بہت نازک ہو گئی تھی؟ ج:- میرا خیال ہے یہ کافی نازک تھی - جلوس پابندی کے باوجود نکل رہے تھے - اور ڈائرکٹ ایکشن کمیٹی کا پروپیگنڈا بھی بند نہیں ہوا تھا - تحریک پہلے کی طرح جاری تھی - غالباً ۲ - اور ۳ تاریخ کو قتل کا کوئی واقعہ نہیں ہوا -

س:- آپ نے پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا تو شہر کے اندرونی حصہ کو اس سے مستثنیٰ کیوں رکھا گیا؟

ج:- پابندی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے عائد کی تھی - اور یہ سوال انہی سے ہونا چاہیئے

س:- کیا شہر کے اندرونی یعنی فصیل والے حصے کو پابندی سے مستثنیٰ قرار دینے پر آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا؟

ج:- نہیں - میں نے اعتراض نہیں کیا -

س:- کیا آپ نے جولائی کنونشن سے پہلے یہ فیصلہ کیا تھا - کہ اس میں کوئی مداخلت نہ کی جائے اور اس کے ختم ہونے پر رابطہ قائم کیا جائے؟

ج:- ہاں - ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا -

س:- کیا اس کے بعد آپ نے کسی سے رابطہ قائم کیا؟

ج:- مجھے اس کے متعلق کچھ علم نہیں کیونکہ میں رخصت پر تھا -

س:- آپ کتنی دیر کی رخصت پر تھے؟

ج:- میں سولہ ۱۶ روز کی رخصت پر تھا -

س:- اور اس کے بعد؟

ج:- اس کے بعد میں ڈیوٹی پر آ گیا -

س:- ڈیوٹی پر واپس آنے کے بعد آپ کو اس بارے میں کسی بات کا پتہ چلا - کہ حکومت اور احرار میں مفاہمت ہو گئی ہے؟ ج:- جی ہاں -

س:- اس مفاہمت میں کوئی اور فریق بھی شامل تھا؟

ج:- مجھے معلوم نہیں - س:- آپ نے اپنے بیان میں یہ لکھا ہے - کہ فسادات کی ذمہ داری ان پر آتی ہے - جو یہ چاہتے تھے - کہ احمدیوں کے خلاف مطالبات تسلیم کر لئے جائیں - وہ لوگ کون تھے - جنہیں آپ ذمہ دار سمجھتے ہیں؟

ج:- وہ تمام افراد ذمہ دار تھے - جو محولہ مطالبات اس غرض کے لئے پیش کرتے تھے - کہ انہیں منظور کر لیا جائے - س:- کیا اس گروہ میں آپ کراچی میں گرفتار ہونے والوں کو بھی شامل کرتے ہیں؟

ج:- جی ہاں - وہی لوگ تھے - جنہوں نے "ڈائرکٹ ایکشن" کے لئے اردو میں "راست اقدام" کی اصطلاح وضع کی - یہی لوگ تحریک کا مرغنہ تھے وہ آگ سے کھیل رہے تھے -

س:- کیا آپ کو معلوم ہے کہ ۲۸ جنوری کو کراچی میں راست اقدام کی قرارداد منظور کرانے والے تمام افراد کی گرفتاری کیوں عمل میں نہیں آئی؟

ج:- اس کے اسباب تو مجھے معلوم نہیں - لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے - کہ ان سب کو گرفتار کر لینا چاہیئے تھا

س:- آپ نے اپنے بیان میں لکھا ہے - کہ احرار شرنی [illegible] کے تحت کام کر رہے تھے - یہ شرنی کیا تھے؟ ج:- احرار سیاسی فوائد حاصل کرنے کیلئے مذہبی مسائل پیدا کر رہے تھے؟

س:- کیا یہ حقیقت ہے کہ احرار ۱۹۴۹ء سے سیاست سے علیحدہ ہو چکے تھے اور مسلم لیگ سے وابستہ ہو چکے تھے؟ ج:- مجھے اس کا ذاتی علم تو نہیں لیکن میں نے اس کے بارے میں سنا ضرور ہے

س:- کیا آپ کو معلوم ہے کہ ۵۱-۱۹۵۰ء میں پنجاب اسمبلی کے انتخابات میں احرار نے مسلم لیگ کی حمایت کی تھی؟

ج:- مجھے معلوم نہیں - میں ان دنوں باہر تھا -

س:- آپ کتنا عرصہ باہر رہے؟

ج:- میں ۱۱ فروری سے ۱۱ اپریل تک دو مہینے باہر رہا -

مجلس عمل کی جانب سے مولانا مرتضیٰ احمد خان میکش کی جرح کے جواب میں حافظ عبدالمجید نے کہا کہ (۱) ۱۹ اگست ۱۹۴۷ء سے یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء تک (۲) یکم جنوری ۱۹۴۹ء سے ۱۱ فروری ۱۹۵۱ء تک اور (۳) ۱۱ اپریل ۱۹۵۱ء سے ۸ اپریل ۱۹۵۳ء تک یکم جولائی ۱۹۵۲ء سے سولہ روز تک کی ایک رخصت کے سوا وہ حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری رہے ہیں -

شام کے متعدد علاقوں میں مارشل لاء کا نفاذ

حکومت کے خلاف سرگرمیوں کے الزام میں کئی لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا

دمشق ۲۸ جنوری۔ آج شام کے صدر کرنل ادیب شیشا کلی نے اعلان کیا کہ "غیر ذمہ دار افراد" اور پولیس کے درمیان تصادم کی وجہ سے شام کے متعدد اضلاع میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا ہے۔ دوسرے ذرائع سے موصول ہونے والی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ جنوبی شام کے علاقہ دروز میں فوجوں اور سلطان العطرش کے حامیوں کے درمیان متعدد جھڑپیں ہوئی ہیں۔ سلطان مذکور نے اپنے بیٹے منصور کی گرفتاری کے بعد جسے گذشتہ ماہ بم پھینکنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ حکومت پر حملہ کر دینے کی دھمکی دی تھی بتایا گیا ہے کہ کل صبح سے اس علاقہ کے دیہات پر ہوائی جہازوں کے ذریعہ زبردست بمباری کا سلسلہ جاری ہے۔ سلطان کو اس کے محل میں مقید کرنے کے لئے وہاں جو فوج بھیجی گئی ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے مقامی باشندے گرد و نواح کی پہاڑیوں میں فرار ہو گئے ہیں۔ صدر شام نے قوم کے نام ایک نشری پیغام میں بتایا ہے کہ کل شام کی مختلف سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کو حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لینے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے انہوں نے موجودہ حکومت سے تعاون کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حالانکہ ان کی حکومت نے سیاسی جماعتوں کے قیام سے متعلق قانون بھی نافذ کیا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ گذشتہ ماہ شام کی یونیورسٹی میں جو گڑبڑ ہوئی تھی۔ اس کے بعد سیاسی لیڈروں نے طلباء کو فساد کی آگ بھڑکانے پر ابھارنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ صدر شیشا کلی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ گرفتار شدہ سیاسی لیڈروں نے جو تخریب پسندانہ سرگرمیاں جاری کی ہیں۔ انکو نظر انداز کر دیا جائے۔ گرفتار شدہ سیاسی لیڈروں میں جن کے خلاف باغیانہ سرگرمیوں کے الزام میں مقدمہ چلایا جائے گا۔ عوامی پارٹی کے لیڈر رشیدی کیخیا بھی شامل ہیں یاد رہے کہ ۱۹۵۲ء کے فوجی انقلاب سے قبل عوامی پارٹی برسر اقتدار تھی اور کرنل شیشا کلی ایک قطرہ خون بہائے بغیر اس کا تختہ الٹنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ نیشنلسٹ اور عرب سوشلسٹ پارٹیوں کے لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔

بھارت کے یوم جمہوریہ پر کمیونسٹوں اور کانگریسیوں میں تصادم

اجین ۲۸ جنوری۔ بھارتی جمہوریہ کی چوتھی سالگرہ کے موقعہ پر سنیچر کو کمیونسٹوں کی جماعت مزدور سبھا اور کانگریسی جماعت انڈین نیشنل ٹریڈ یونین کی طرف سے الگ الگ دو جلوس نکالے گئے جو شہر کے وسط میں ایک دوسرے سے الجھ پڑے چودہ افراد مجروح ہو گئے۔ جن میں سے چار کی حالت نازک ہے۔ چھ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ فساد کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ کمیونسٹوں کے جلوس سے کانگریس کے خلاف نعرے لگائے گئے تھے۔

یورپ میں سخت سردی کی لہر!

لندن ۲۹ جنوری۔ کل جزائر برطانیہ۔ فرانس جرمنی۔ آسٹریلیا یونان اور روس کے مختلف حصوں میں سردی۔ برفباری۔ اور۔ کہر کا طوفان آیا۔ برطانیہ میں برفباری سے کئی سڑکیں بند ہو گئیں۔ یورپ میں ۵۷ سال سے ایسی سردی نہیں پڑی۔

آغا خاں ۳۱ جنوری کی شب کو کراچی پہنچینگے

کراچی ۲۹ جنوری۔ ہز ہائی نس آغا خان اور بیگم آغا خاں ۳۱ جنوری کی شب کو ۲ بجکر پچاس منٹ پر بی او۔ اے سی کے طیارہ میں قاہرہ سے کراچی پہنچ رہے ہیں۔ ہوائی اڈہ پر اسماعیلیہ فرقہ کے افراد کی طرف سے ان کا شاندار خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس موقعہ پر اسماعیلیہ اسکاوٹ انہیں گارڈ آف آنر پیش کریں گے

امریکہ میں ایٹمی بیٹری تیار ہو گئی

واشنگٹن ۲۹ جنوری۔ ایک امریکن فرم نے ایک ایٹمی بیٹری تیار کی ہے۔ جو ایٹمی طاقت کو براہ راست بجلی میں بدل سکتی ہے۔ یہ نمونہ کی ایٹمی بیٹری انگلی کے پور کے برابر ہے۔ اس ایجاد کو اہم ترین تصور کیا جا رہا ہے۔

سلطان مراکش کی زندگی خطرے میں

قاہرہ ۲۸ جنوری مصر کے ایک اخبار المصری نے آج ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ سلطان مراکش محمد بن عرفہ نے مراکش سے فرار ہونے کی دو بار کوشش کی۔ لیکن دونوں بار ناکام رہے۔ خبر میں کہا گیا ہے کہ سلطان عرفہ تخت پر اب زیادہ عرصہ تک فائز رہنا نہیں چاہتے کیونکہ اس تخت کی وجہ سے ان کی زندگی ہر لمحہ خطرہ میں ہے۔ اخبار نے یہ خبر آٹھ کالمی سرخی کے ساتھ شائع کی ہے۔

عرب لیگ نے مراکش کے موجودہ سلطان کو سلطان تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور سیدی بن محمد یوسف کو جسے فرانس نے معزول کر دیا تھا۔ جائز سلطان قرار دیا ہے۔

کراچی کی بندرگاہ میں کام معطل ہو گیا مزید فوجی امداد طلب کر لی گئی

کراچی ۲۸ جنوری۔ کراچی پورٹ ٹرسٹ کی ہڑتال کا آج تیسرا روز تھا۔ آج صبح ہڑتالی مزدوروں کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچ جانے کے بعد بندرگاہ کا کام بالکل معطل ہو گیا۔ حکام نے صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے فوج کے مزید ایک ہزار سپاہیوں کی امداد طلب کر لی ہے۔ پورٹ ٹرسٹ کے حکام نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہڑتال غیر قانونی قرار دی جا چکی ہے۔ اس لئے جو مزدور کام پر واپس نہیں آئیں گے۔ انہیں سخت سزا دی جائیگی۔ حکام کے اس اعلان کے بعد پورٹ ٹرسٹ لیبر یونین کے ایک ترجمان کے بیان کے مطابق ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ جو تمام مغربی پاکستان میں سلسلہ رسل و رسائل کے مزدوروں کی ہڑتال کا سبب بن سکتی ہے۔ مزدور نمائندوں کا کہنا ہے۔ کہ اگر حکومت نے ہڑتال کو تشدد سے یا بجبر دبانے کی کوشش کی۔ تو حالات نازک صورت اختیار کر لیں گے۔ اور اسکی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہی عائد ہوگی۔ پورٹ ٹرسٹ لیبر یونین کے ایک ترجمان نے توقع ظاہر کی ہے۔ کہ کل سے کراچی میں مزدوروں کی مختلف یونینیں بندرگاہ کے ہڑتالی مزدوروں کی حمایت میں علامتی ہڑتال شروع کریں گی۔

ریاست خیرپور میں عام انتخابات شروع ہو گئے

خیرپور ۲۹ جنوری کل ریاست خیرپور میں بالغوں کے حق رائے دہندگی کی بناء پر پہلے عام انتخابات شروع ہو گئے۔ کل ۶۵ فیصدی مردوں اور عورتوں کی ایک کثیر تعداد نے ووٹ ڈالے پہلے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ تیس امیدواروں میں سے مسلم لیگ کے ۲۵ امیدوار کامیاب ہو جائیں گے۔ کاغذات نامزدگی کے داخل کرانے کے بعد ۱۴ مسلم لیگی امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے تھے۔ باقی ۱۶ نشستوں میں سے مسلم لیگ نے ۵ نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑے کئے ہیں۔ ریاست کے وزیر اعلیٰ مسٹر ممتاز حسن قزلباش نے حکام سے اپیل کی کہ وہ انتخابات میں انتہائی غیر جانبداری سے کام کریں۔ اور کسی شخص کو شکایت کا موقعہ نہ دیں۔

—— قاہرہ ۲۹ جنوری۔ حکومت مصر نے اخوان المسلمین کے بیس اور گرفتار شدہ ممبروں کو رہا کر دیا ہے۔ اخوان المسلمین کو کچھ عرصہ قبل خلاف قانون قرار دے دیا گیا تھا۔ اب تک اس کے ۱۴۸ ممبروں کو رہا کیا جا چکا ہے۔

صدر جلال بایار کو آئزن ہاور کا خراج تحسین

واشنگٹن ۲۸ جنوری۔ صدر آئزن ہاور نے کل اپنی پریس کانفرنس کا آغاز ترکی کے صدر بایار اور بیگم بایار کی آمد پر اظہار مسرت کے ساتھ کیا۔ انہوں نے کہا۔ کہ ترکی ایک انتہائی جدید اور قوی ملک بن گیا ہے۔ وہ امریکہ کا عظیم ساتھی ہے۔ میرے لئے جلال بایار کو خراج تحسین پیش کرنا بڑے اعزاز کا باعث ہے۔ جلال بایار اور ان کے ساتھی منگل کو نیویارک پہنچے ہیں۔

سابق وزراء اور سیاسی لیڈروں کی گرفتاریاں

دمشق ۲۸ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شامی پولیس نے سابق حکومت کے دس وزراء اور سیاسی لیڈروں کو اس الزام میں گرفتار کیا ہے۔ کہ وہ طلباء کے ذریعہ ہنگامہ برپا کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ تین سیاسی پارٹیوں کے متعدد لیڈروں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ پارٹیاں خلاف قانون قرار دیئے جانے کے باوجود سیاسی سرگرمیوں میں مصروف تھیں۔

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس ۱۰ مارچ کو ہوگا

کراچی ۲۸ جنوری پاکستان مسلم لیگ کے دفتر نے ایک اعلان میں بتایا ہے۔ کہ پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کا اجلاس آئندہ دس مارچ کو منعقد ہوگا۔ مزید بتایا گیا ہے۔ کہ یہ اجلاس یکم فروری کو منعقد ہونے والا تھا۔ مگر مسٹر محمد علی صدر پاکستان مسلم لیگ نے بعض اراکین کی اس درخواست پر کہ وہ مشرقی پاکستان کے آئندہ انتخابات کی وجہ سے اس میں شریک نہ ہو سکیں گے۔ اس کو ملتوی کر دیا ہے۔ اس اجلاس میں دیگر مسائل کے علاوہ پنجاب اور سندھ کے مسلم لیگی اداروں کو توڑنے کے فیصلے پر بھی دوبارہ غور کیا جائے گا۔